بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر ۱۵ مدیر:- نعیم احمد نیّر ، کتابت وڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ، اخاہ، ہش، 1384 بمطابق اکتوبر، 2005ء شمارہ نمبر 11

تاثرات مہمانانِ کرام بیرون از جرمنی برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء

بلغاریہ:

بلغاریہ سے 40 افراد پر مشتمل وفد نے مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ و مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی، مکرم مربی صاحب نے ہمیں ان ''نو احمدیوں'' کے بارے میں بتایا کہ اگرچہ یہ نو احمدی ہیں مگر ان کے دل نور ایمان سے پُر ہیں اور خلافت کی محبت اور آپس میں خلوص میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک جسم کی مانند ہیں اور اپنے ہاتھ سے ان سب کو الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں پہنائیں، وفد کے ایک رکن مکرم ابراہیم صاحب سے ہم نے بات چیت کی اور پوچھا کہ آپ تو پہلے بھی جلسہ سالانہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں اس مرتبہ کچھ فرق محسوس کیا ہے

(جواب) میں نے اس مرتبہ زیادہ آرگنائز محسوس کیا ہے ، دراصل ہر مرتبہ ترقی پذیر ہی پایا ہے ۔

بات چیت کے دوران مکرم ابراہیم صاحب دائیں بائیں سر کو جنبش دے رہے تھے جس سے دیکھنے والے کو سمجھ آتا ہے کہ وہ ''نہیں نہیں'' کہہ رہے ہیں، مکرم مربی صاحب نے ہمیں بتایا کہ آپ پرشان نہ ہوں کیوں کہ بلغاریہ میں یہ جی جی کہنے کی نشانی ہے گویا وہاں باقی ملکوں سے اُلٹ رواج ہے

سوال ۔ کیا لوگ محبت سے مل رہے ہیں

ہمارے اس سوال کے جواب میں مکرم ابراہیم صاحب نے بتایا کہ بہت محبت والے لوگ ہیں بہت اچھی طرح بھائیوں کی طرح ملتے ہیں، ابراہیم صاحب کے بڑے بھائی سے ملاقات ہونے پر ہم نے پوچھا کہ جلسہ کو آپ نے کیسا پایا تو انہوں نے جواب دیا ''میں نے اپنی زندگی میں ایسا مجمع کبھی نہیں دیکھا''

ہم نے سوال کیا یہاں دوسرے ملکوں کے لوگ ہیں آپکو ماحول اجنبی اجنبی محسوس ہوتا ہے ، کہنے لگے نہیں سب اپنے لگتے ہیں، کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا، وفد کے دوسرے اراکین سے بھی ہماری ملاقات ہوئی ان کے چہروں پر نور ایمان کی جھلک نمایاں نظر آ رہی تھی، وفد کے ساتھ ایک غیر از جماعت وکیل ماریان بیکو صاحب (Mariyan Bikov) بھی تشریف لائے ہوئے تھے ہم نے پوچھا آپ کا ذاتی مذہب کیا ہے، جواب دیا، کہنے کو تو ہم کرسچن آرتھوڈوکس ہیں مگر عملاً لامذہب ہیں باوجود کہ ہم عیسائی ہیں مگر چار سال سے یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ شہر میں چرچ بنائیں یا نہیں، ویسے عام لوگ مذہب کو پسند نہیں کرتے۔

سوال ۔ آپ نے جلسہ کو کیسا پایا۔

جواب ۔ ہر کام سلیقے سے ہو رہا ہے، حیران ہوں یہ سب کچھ دیکھ کر

سوال ۔ کھانا پسند آیا۔

جواب ۔ بہت اچھا ہے ، مجھے یورپین طرز کے کھانے کی اجازت ہے مگر میں ایشین ٹینٹ میں کھانے جاتا ہوں اور مجھے وہ پسند ہے سوال ۔ آپ کو لوگ کیسے لگے ، ماحول کیسا لگا۔

جواب ۔ جب میں یہاں نہیں آیا تھا تو مجھے یہ تجربہ نہیں تھا ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ مسلمان (جہاد کے نظریہ کی وجہ سے) جنگجو ہیں مگر یہاں تو امن ہے میں اُس ملک سے تعلق رکھتا ہوں جہاں پانچ سو سال تک ترکوں نے بہت ظلم کیے ہیں اور پھر کمیونزم کا دور رہا (اس لیے مذہب سے نفرت ہے)۔

سوال ۔ اب یہاں کے لوگوں سے آپ ملے اور ان کو محبت والا پایا ۔ جواب ۔ بہت محبت والے لوگ ہیں بات یہ ہے کہ قرآن شراب سے منع کرتا ہے مگر ہمارے ملک میں مسلمان پیتے ہیں یعنی (عمل اصل چیز ہے)

ناروے

مکرم زرتشت منیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے جلسہ سالانہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، میں اس سے قبل جرمنی کے جلسہ پر، 1989ء اور 2001ء میں شامل ہوا تھا، اُس وقت کے جلسوں سے اگر موازنہ کیا جائے تو اِس وقت تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور انتظامات بھی بہت عمدہ ہیں مثلاً، خوراک کا معیار اعلیٰ تھا، بینر بھی بہت اچھے ہیں، تقاریر کا معیار بہت اچھا تھا، مجھے چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ایسی نظر نہیں آئی جس میں کوئی کمی ہو، موسم بھی اس مرتبہ بہت خوشگوار رہا ، مجھے u.k اور کینڈا کے جلسوں میں بھی شامل ہونے کی سعادت ملی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جرمنی میں صفائی کا معیار بہت اچھا ہے بس دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جس معیار پر جماعت کو لے آیا ہے اُس کو برقرار رکھنے کی ہمیں توفیق دے۔

البانیہ

مکرم ٹوڈ ویگ صاحب جن کا تعلق البانین پولیس سے ہے، نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا،

اس جلسہ میں آپ کی تنظیم ایک منظّم طریق سے اتنے بڑے جلسہ کو آرگنائز کر رہی ہے، اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، یہاں ہماری بہت عزت کی گئی خلیفۃ المسیح سے میرا مصافحہ ہوا

> **ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام**
>
> زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ وبالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔ (الوصیت ص۔ ۴،۵، مطبوعہ ۱۹۰۵)

آپ جوان ہیں مگر ایک غیر معمولی روحانی شخصیت کے حامل ہیں، آپ کا ماٹو ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' یہ سب باتیں آپکو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں آپ کی جماعت البانیہ میں جو شوشل کام کر رہی ہے اُس سے بھی میں بہت متاثر ہوا ہوں اور اس جلسہ کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کی جماعت میں شامل ہو جاؤں، میں البانیہ جا کر لوگوں کو اس جلسہ کے بارے میں بتاؤں گا کہ کتنے منظّم طریق سے بغیر کسی معاوضہ کے انتظامات کئے ہوئے تھے۔

مکرم مرتضےٰ امفاری صاحب، جو البانیہ میں وکیل ہیں، نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا،

میں البانین احمدی ہوں میرا تعلق ''ترانہ'' البانیہ سے ہے میں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی ہے میں نے کچھ کتابیں حاصل کیں ہیں انکو پڑھ رہا ہوں یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ اس جلسہ میں شرکت کر رہا ہوں، اس جلسہ کی ہر بات نے مجھے بہت متاثر کیا جلسہ کے انتظامات انتہائی احسن طریق سے کئے گئے ہیں آپ کا آپس میں پیار و محبت لاثانی ہے، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کی تقریر نظام وصیت کے موضوع پر بہت متاثر کرنے والی تقریر تھی، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جو نصیحت کی کہ جماعت کس طرح آگے بڑھ سکتی ہے، اِس نے مجھے بہت متاثر کیا، جرمنی کے امیر صاحب کی تقریر بھی بہت متاثر کرنے والی تھی یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ جلسہ پر تقاریر سننے کے لیے البانین زبان میں ترجمہ کا انتظام، تھا میں آپکو اتنے اچھے جلسے کو منعقد کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں۔

پاکستان

مکرم فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا۔

ہمارے جلسے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ ہیں ماشاء اللہ جلسہ ہر سال بڑھتا ہی جاتا ہے اور سب جگہ بہتری نظر آتی ہے، خلیفہ وقت کے خطابات جلسہ کو اور پُر رونق بنا دیتے ہیں، جرمنی کے جلسہ میں تنظیمیں انتظامی لحاظ سے ماشاء اللہ بڑا فعال کام کر رہی ہیں، روح پرور تقاریر سننے کو ملیں جو کہ حالات اور وقت کی مناسبت سے تیاری کی گئی تھیں غرض جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا، جلسہ کے انتظامات میں خلیفہ وقت کی ہدایات شامل ہوتی ہیں ان پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے، جلسہ کے روحانی ماحول سے سکون حاصل ہو جاتا ہے، خوشی کی بات یہ ہے کہ یہاں نوجوان بڑے جوش و جذبہ سے کام کر رہے ہیں میری خدام کارکنان سے درخواست ہے کہ دُعاؤں پر زیادہ توجہ دیں جب بھی کام شروع کریں تو دُعا سے کام شروع کریں۔

مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ، نے فرمایا:

میں پہلی مرتبہ 1996ء میں جرمنی کے جلسہ میں شریک ہوا تھا اور اب 2005ء کے جلسہ میں شریک ہوا ہوں اِس جلسہ میں ایک فرق تو یہ ہے کہ اُس وقت اتنی زبانوں کا ترجمہ نہیں تھا تین یا چار زبانوں کا ترجمہ ہوتا تھا لیکن اب اِس مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے یہ بڑا بنیادی فرق ہے اور دوسرا رہائش کے علاوہ دوسرے انتظامات میں بھی اللہ کے فضل سے بہت بہتری ہے جرمنی کے جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جلسہ کے انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام و اطفال انصار لجنہ اُسی طرح کر رہے تھے جس طرح ہم نے ربوہ میں دیکھا ہے اور خاص کر یہاں کے ماحول میں جبکہ یہاں مادیّت زیادہ ہے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنا کام چھوڑ کر اس میں لگے ہوئے ہیں اور بغیر کسی دنیاوی معاوضے کے یہ کام کر رہے ہیں اور یہ دنیا کے ہر ملک کے جلسہ میں احمدی اِسی طرح شامل ہوتے ہیں اور ایسی بات ہمیں دنیا سے ممتاز بناتی ہے اخبار احمدیہ کے قارئین کے لیے میرا پیغام ہے کہ آج ہمارے پاس خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح کا نمائندہ موجود ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ان کے فرمودہ ارشاد پر عمل کریں

(باقی انشاء اللہ آئندہ)

(از شیخ کلیم اللہ نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ)

مصر کے آثارِ قدیمہ سے ایک نئی انجیل کا انکشاف

از جناب شیخ عبدالقادر صاحب (مرحوم) لاہور

بالائی مصر کے علاقہ ناگ حمادی کے قریب کسان اپنے کھیتوں کے لیے کھاد جمع کر رہے تھے ایک قدیم خانقاہ کے قریب کھنڈرات ان کے قدموں کے نیچے تھے انہوں نے دیکھا کہ ایک پرانی قبر میں جو کہ چونے کی چٹانوں میں کھود کر بنائی گئی تھی ایک مٹی کا برتن رکھا ہے اس مٹکے کو کھولا گیا تو اس میں پے پی رس کے کاغذوں پر قبطی حروف میں لکھے ہوئے صحائف پائے گئے یہ صحیفے جو کہ تعداد میں 49 تھے تیرہ جلدوں میں مجلّد تھے (جن میں نو چرمی جلدیں ہیں) کسانوں کو بھلا کیا علم تھا کہ ایک بیش بہا ادبی اور علمی خزانے کے مدفن پر وہ کھڑے ہیں انہوں نے کچھ کاغذات کو دیا سلائی دکھا کر اپنے لیے چائے تیار کی اور باقی صحیفے کوڑیوں کے مول بیچ دیئے یہ صحیفے جب مصر کے قبطی موزیم میں پہنچے تو پہلی دفعہ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوا وہاں انکشاف ہوا کہ یہ صحائف جو کہ قدیم صحیدی قبطی زبان اور رسم الخط میں ہیں ان ابتدائی عیسائیوں کی لائبریری کا سرمایا ہیں جو باطنی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں یعنی gnostic تھے، چرچ کے نزدیک یہ لوگ پکے ملحد تھے تیسری یا چوتھی صدی میں انہوں نے اپنے مقدس صحائف کو ترتیب دیا بعض صحائف کا یونانی سے قبطی زبان میں ترجمہ کیا ترجمہ کے لیے 150 عیسوی تک کے صحیفے ان کے سامنے تھے اس طرح ان میں سے بعض صحیفے ترجمہ کے واسطہ سے دوسری صدی کے نصف اول تک ہمیں پیچھے لے جاتے ہیں یہ صحیفے اناجیل خطوطِ ورسل مکاشفات ادعیّہ اور عقائد کی تفصیل پر مشتمل ہیں۔ باطنی فرقہ کے نقطہ نظر سے ان کو ترتیب دیا گیا زیادہ تر صحائف ایسے تھے جن کا علم اس سے قبل نہ تھا حضرت مسیحؑ نے جو ظاہری اور باطنی تعلیمات صلیب سے پیشتر اور بعد کے زمانے میں حواریوں کو دیں وہ ان میں بیان ہوئیں ہیں چند جلدوں کے بعض خاص صحائف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت مسیح کے ۱۱۴، اقوال پر مشتمل توما حواری کی مرتب کردہ انجیل (۲) یوحنا حواری کی کتاب اسرار (۳) روایات میتھیاس (۴) یعقوب حواری کا مکتوب (۵) دوسی تھیوس کا مکاشفہ ----------

قبطی انجیل کے اقوال کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔(۱) وہ اقوال جو کہ بلفظہ اناجیل اربعہ میں بھی آئے اور ان سے ملتے ہیں (۲) وہ اقوال جو کہ اناجیل اربعہ سے مختلف ہیں (۳) وہ کلمات جو کہ انجیل اربعہ میں مذکور نہیں لیکن قرآن اُولیٰ میں آبائے کلیسیا نے ان کا ذکر کیا ہے (۴) وہ اقوال جو کہ یونانی لوگوں کے ان اوراق میں ملتے ہیں جو کہ مصری آثار سے قبل ازیں دستیاب ہوئے (۵) حضرت مسیح کے وہ کلمات جو کہ آج تک نامعلوم تھے اور جن کا علم پہلی دفعہ قبطی لوگوں کے اس نسخہ سے ہوا۔----------

اب مختلف مضامین کے متعلق قبطی انجیل سے حضرت مسیح ناصریؑ کے وہ اقوال پیش کیے جاتے ہیں جو کہ عام طور پر اناجیل اربعہ میں درج نہیں ہیں۔

(۱) حضرت مسیح ناصریؑ اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ لَمْ یُولَدْ ہے، وہ کسی سے جنا نہیں گیا، کیوں کہ وہی ہستی عبادت کی مستحق ہے جو کہ خالق ہو، نہ کہ مخلوق، چنانچہ فرماتے ہیں؛ جب تم اس کو دیکھو جو عورت سے نہیں جنا گیا اس کے سامنے جھک جاؤ اس کی تقدیس کرو وہ تمہارا خداوند باپ ہے (قول نمبر 15)

> **کلامُ الامامؑ**
>
> آج سے باسٹھ سال قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یکسر الصلیب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گئی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گئی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے،(مسیح ہندوستان میں، صفحہ 62 مطبوعہ 1899ء)

(۲) خدا تعالیٰ حیّ و قیوم ہے فرماتے ہیں؛ آسمان اور زمین تمھارے سامنے لپیٹ دیئے جاہیں گے لیکن جو حیّ و قیوم خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ تو موت دیکھے گا نہ خوف (قول نمبر ۱۱۱)

(۳) دیدارِ الٰہی کے متعلق ارشاد فرمایا؛ زندگی بھر زندہ خدا پر نگاہ رکھو ایسا نہ ہو کہ تم مرو اور اسے دیکھنا چاہو اور دیکھ نہ سکو (قول 59) منہ نہیں موڑو گے تو تم بادشاہت نہیں پا سکو گے اگر تم سبت کو سبت کی مانند نہیں رکھو گے تو تم خداوند باپ کو نہیں دیکھ سکو گے (قول 27)

(۴) اپنے مقام کے متعلق فرمایا؛ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں اور میں اُس سے ہوں، مجھے باپ کی چیزوں سے حصہ دیا گیا (قول نمبر 61)

(۵) ابن اللہ کا خطاب قول 37 میں حضرت مسیحؑ نے اپنے لیے استعمال کیا ہے اس ابنیت میں آپ کے شاگرد بھی شریک تھے چنانچہ فرماتے ہیں؛ اگر تم اپنے تئیں پہچانو گئے تو تم پہچانے جاؤ گئے اور جان لو گے کہ تم زندہ باپ کے بیٹے ہو اور اگر تم اپنے تئیں نہیں پہچانتے تو تم محتاج ہو ہاں سراپا احتیاج (قول ۳)

(۶) مامور خدا کی معرفت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے؛ جو شخص میرے منہ کے چشمہ سے پیئے گا وہ میں بن جاؤں گا اور میں وہ۔ اور نہاں در نہاں اسرار اس پر کھولے جائیں گے (قول نمبر 108)۔ پھر لکھا ہے؛ لوگوں نے پوچھا ہمیں بتا کہ تو کون ہے؟ تا کہ ہم تجھ پر ایمان لائیں، یسوع نے ان کو کہا تم آسمان کی کھال اتارتے ہو اور زمین کے پاتال کی خبر لاتے ہو لیکن وہ جو تمھارے سامنے ہے اس کو نہیں پہچانتے (قول 91)۔

(۷) مفتری خائب و خاسر ہوتا ہے فرمایا۔ جو بیل خداوند باپ کی مرضی کے بغیر لگائی گئی وہ مضبوط نہیں ہو سکتی وہ جڑ سے اُکھاڑ کر تباہ کر دی جائے گی (قول 40)

(۸) خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے والے لوگ کم ہوتے ہیں فرمایا؛ فصل بے شک بہت ہے لیکن مزدور کم ہیں تم خدا سے دُعا مانگو کہ وہ مزدوروں کو فصل سمیٹنے کے لیے بھیجے (قول 73)۔(۹) عالم مادی کی طرح خارج میں ایک عالم مثال بھی ہے جہاں انسانی تماثیل موجود رہتی ہیں انسانی اعمال کے نتائج ان پر مرتب ہوتے رہتے ہیں موت کے بعد یہ ریکارڈ انسان کے سامنے لایا جائے گا اور وہ حیران و ششدر رہ جائے گا فرمایا؛ جب تم اپنی شبیہ (یا تصویر) دیکھتے ہو تو تمھیں خوشی ہوتی ہے لیکن جب تم اپنی تماثیل دیکھو گے جو کہ تم سے پہلے منصۂ شہود پر آئیں جو نہ مرتی ہیں اور نہ (اس دنیا میں) ظاہر ہوتی ہیں تو تم کتنی برداشت دکھاؤ گے (قول 84)۔

(10) سہل انگار اور عیش پسند لوگ دعوتِ ایمان میں پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا؛ دیکھو تمھارے بادشاہ اور امراء وہ لوگ ہیں جو نرم و نازک لباس زیب تن کرتے ہیں وہ حق کو کبھی پا نہ سکیں گے (قول 78)۔(۱۱) روحانی زندگی کے متعلق کہتے ہیں؛ مبارک وہ جو دکھ دیا گیا کیوں کہ اس نے ابدی زندگی کا جام پی لیا ۔(قول 58)۔ پھر کہتے ہیں؛ جو میری تعلیمات کے اسرار کو پالے گا وہ موت کا مزا نہ چکھے گا (قول ۱)

(12) اپنے مشن کے متعلق کہتے ہیں؛ میں نے دنیا میں ایک چنگاری پھینکی ہے اور دیکھو میں اس کی حفاظت کروں گا یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے (قول 10)

(13) نبی موعود کے متعلق یہودیوں کی کُتب احادیث میں لکھا ہے کہ اس کا نام دنیا کی پیدائش سے قبل رکھا گیا غالباً اسی صداقت کی طرف حضرت مسیحؑ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ مبارک ہے وہ جو اپنی تخلیق سے پہلے موجود تھا (قول 19)۔(14) قرآن مجید میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح لوگوں کو یہ بتاتے تھے کہ وہ کیا کھائیں اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ کریں حضرت مسیح علیہ اسلام نے ضرورت سے زائد اموال راہِ خدا میں دینے کی تلقین کی چنانچہ ابتدائی عیسائی اپنا مال اور کمائی امیر کے پاس جمع کروا دیتے وہاں سے ان کی ضروریات پوری ہوتیں اشتراک اموال اور اشتراک طعام ان کی خصوصیت تھی جو کہ انجیل میں بیان ہوئی ہے۔(اعمال 2/44) معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے خاص احکام دے رکھے تھے کہ کونسی چیزیں کھائی جائیں اور کون سی چیزیں گھروں میں رکھی جاسکتی ہیں اور کون سا مال خدا کے دین کے لیے خرچ ہوگا قبطی انجیل میں لکھا ہے؛ شاگردوں نے یسوع سے پوچھا کیا تو چاہتا ہے کہ ہم روزہ رکھیں ہم کس طرح عبادت کریں اور ہم کیا خیرات کریں اور ہم کیسی خوراک استعمال کریں (قول ۶)۔ یہ حوالہ قرآنی بیان کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے (15) مامورِ خدا کی آمد پر مخالف علماء اور صوفیاء کا تعلق روحانی ختم ہو جاتا ہے فرمایا؛۔ انسان ایک عقلمند مچھیرے کی مانند ہے جس نے اپنا جال سمندر میں پھینکا جب اس نے سمندر سے اسے کھینچا تو وہ مچھلیوں سے بھرپور تھا ان میں سے اس نے ایک بڑی اور عمدہ مچھلی پائی اس عقلمند مچھیرے نے تمام چھوٹی مچھلیاں سمندر کی گہرائی میں پھینک دیں اور اس نے بڑی مچھلی بلا تأسف چن لی جس کے کان سننے کے ہیں وہ سن لے (قول ۸)۔

ابتدائی عیسائی لٹریچر اور آرٹ میں بڑی اور عمدہ مچھلی سے مراد حضرت مسیحؑ کی ذات ہے ظاہر ہے کہ چھوٹی اور ناکارہ مچھلیاں مخالف علماء زمانہ ہیں جن کا نور مامور خدا کی آمد پر بجھ جاتا ہے۔(16) حضرت مسیحؑ کے وجودِ باجود سے جو روحانی برکات اور نعماء اُخروی وابستہ ہیں ان کے متعلق فرمایا؛ میں تمھیں وہ دونگا جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور جو کان نے نہیں سُنا جس کو ہاتھ نے نہیں چھوا اور جو انسان کے دل میں نہیں گذرا (قول 17)

(باقی آئندہ، انشاء اللہ)

شُہداء موںگ کی نذر

خالد ملک ساحل
ہمبرگ۔ جرمنی

وفا کے وعدے نبھانے والو / بقا کی منزل پہ جانے والو
یہ چند لمحوں میں کیا ہوئے ہو / صفِ شہیداں میں جا کھڑے ہو
یہ کس دُعا کا اثر ہوا ہے / تمہارا سجدہ امر ہوا ہے
تمہارے سجدے پہ دنیا واری / تمہاری منزل ہے سب سے پیاری
ہوئی ہے رحمت شہہِ جہاں کی / سجی ہیں گلیاں بھی آسماں کی
کھڑے ہیں بیتاب کتنے دلبر / تمہارے حصّے کے پھول لے کر
رہِ وفا کے شہید ہو تم / نئے جہاں کی نوید ہو تم
خدا کا دیدار تم کرو گے / نبیؐ کے پہلو میں تم رہو گے
کُھلا ہے سچّا مقام تم پر / میرے شہیدو! سلام تم پر
خدا کے در پر ضرور کہنا / ہماری حالت بیان کرنا
اگرچہ وہ بھی ہیں تیرے بندے / مگر وہ دل کے بہت ہیں گندے
وہ بے ہُنر ہیں وہ بے نظر ہیں / وہ آدمیت سے بے خبر ہیں
خدایا اُن کو بھی صاف کردے / خدایا اُن کو معاف کر دے

ہم سکندر اعظم کے ملک مقدونیہ میں گئے

زبیر خلیل خان جرمنی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور انٹر نیشنل ہیومینٹی فرسٹ لندن سے منظوری حاصل کرنے کے بعد ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے یورپ کے غریب ترین ملک مقدونیہ میں طبی امداد کے کیمپس لگانے کا پروگرام بنایا۔ یہ پروگرام ۲۰ جولائی تا ۲۴ جولائی تک تھا۔ ملک کے ۴ مختلف شہروں میں دس کیمپ لگانے کا منصوبہ بنا۔ رفاعی کاموں کے ساتھ ساتھ جماعتی تعارف کرانے کا بھی پروگرام بن گیا جس کے لئے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ محترمی ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب بھی ساتھ گئے۔

سفر کے لئے ٹکٹوں کی خریداری کی تگ و دو شروع کی۔ الماس ٹریول والوں نے خوش خبری دی کہ ان دنوں Lufthansa نے سستی پیشکش دے رکھی تھی چنانچہ فوراً ہی ٹکٹ خرید لیے گئے۔ دل میں بہت خوشی ہوئی کہ ہم بھی Lufthansa کی عمدہ میزبانی سے لطف اندوز ہوں گے۔ خاکسار اور ڈاکٹر شمس صاحب نے اکٹھے سفر کا پروگرام بنایا جبکہ محترمی راشد گڈٹ صاحب نے چند روز دیر سے آنے کا پروگرام دیا۔ ائرپورٹ کی ضروری کاروائی سے فارغ ہونے کے بعد جہاز میں سوار ہونے کے لئے بس میں سوار ہوئے۔ کچھ ہی دیر بعد یہ احساس ہوا کہ یہ بس تو کسی لمبے سفر پر جا رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہیں ہم مقدونیہ بائی روڈ تو نہیں جا رہے۔ تقریباً پندرہ منٹ کے گھن چکروں کے بعد فرانکفرٹ کے ہوائی سنٹر کے ایک کونے میں جا کر بس رک گئی۔ ہمارا ماتھا ٹھنکا یہاں تو Lufthansa کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ایک چھوٹا سا جہاز کھڑا تھا جس پر Cirrus لکھا تھا۔ عقدہ کھلا کہ Lufthansa کے ساتھ شراکت داری ہے اور اصل میں ہمیں اس جہاز پر سفر کرنا ہے جس کا عملہ پولش افراد پر مشتمل ہے۔ جہاز دان کمپنی کس ملک کی ہے علم نہیں۔ بادل نخواستہ جہاز میں سوار ہوئے تنگ سیٹوں میں ایسے پھنسے جیسے مرغیاں ڈربوں میں۔ تین گھنٹے کے اذیت ناک سفر کے بعد ہچکولے کھاتے مقدونیہ Skopio کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترے۔ خاکسار سے تو زیادہ پوچھ گچھ نہ ہوئی تاہم مربی صاحب سے تابڑ توڑ سوالات کیے گئے۔ بہرحال امیگریشن والوں نے داخلے کی اجازت دے دی۔ سامان کی جگہ پر پہنچ گئے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد خاکسار کا بیگ تو آگیا لیکن مربی صاحب کا بیگ نہ ملا۔ سب لوگ چلے گئے اور ہم ہونقوں کی طرح بیگ بیگ پکارتے رہے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ گم شدہ اشیاء کے دفتر میں جا کر رپورٹ کروائیں۔ وہاں پہنچے تو عجیب و غریب حلیہ کی خاتون اور مرد سے واسطہ پڑ گیا۔ انہوں نے جلدی جلدی تفصیلات نوٹ کیں اور چلتا کیا جیسے ان کیلئے یہ کوئی نئی بات نہ ہو۔ افسردہ افسردہ باہر نکلے تو مقدونین احمدی شریف دروسکی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ لینے آئے ہوئے تھے۔ ان کو بیگ کا واقعہ بتلایا تو وہ مسکرا دیے۔ کہنے لگے یہ غریب ملک ہے غریب ائرلائن ہے، ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال کچھ اور تگ و دو اور ائرلائن سے رابطہ کی بھی کوشش کی مگر ہر طرف سے پھٹکار ہی سننے کو ملی۔ یہ بھی یورپ ہے کچھ عجیب سا لگا۔ ڈاکٹر صاحب کچھ زیادہ ہی مضطرب اور افسردہ تھے۔ ان کی تمام چھوٹی چھوٹی اشیاء بھی اسی بیگ میں تھیں اور سب سے بڑھ کر شوگر بیماری کی ادویات بھی ساتھ ہی گم ہوگئی تھیں۔ بحرحال بے کس اور بے یارومددگار لوگ ایسے موقع پر دعا ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مولیٰ کے حضور اپنی بے بسی کا رونا روتے ہوئے منزل مقصود کی طرف چل پڑے جو کہ Birovo کا علاقہ تھی۔ یہ علاقہ سکوپیو سے دوصد کلومیٹر دور پہاڑوں میں واقعہ ہے اور تین چار گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ رات گئے جب Birovo پہنچے تو شریف دروسکی صاحب نے نماز سنٹر میں مقامی جماعت کے افراد کو اکٹھا کر رکھا تھا۔ سب سے ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑے ہی شوق سے بچوں اور بچیوں کی دینی معلومات کا امتحان لیا اور خوش ہوئے۔ رات بارہ بجے کے قریب ہم اپنی اقامت گاہوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ مربی صاحب کے پاس پینٹ سمیت سونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہوں نے رات کیسے گزاری وہی بہتر جانتے ہیں۔ باقی دو ہفتے بھی وہ اسی حلیے میں رہے کیونکہ ان کے بیگ کو نہ ملنا تھا اور نہ ملا۔

دورہ مقدونیہ کے پہلے روز Illovica جو کہ مقدونیہ کے پانچویں بڑے شہر Strumica کا علاقہ ہے وہاں پر اسلامک سنٹر مقدونیہ کے زیر آمدنی چلنے والی مسجد کے امام نے ڈاکٹر شمس صاحب کو جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی نشست منعقد کرنے کی دعوت دی۔ اس سے قبل مقدونیہ میں موجود اسلامک سنٹر کی تمام مساجد میں جماعت احمدیہ کا داخلہ ممنوع تھا یہ حیرت انگیز تبدیلی اچھنبے کا باعث بنی، سوچتے رہے کہ کوئی Trap نہ ہو بہرحال دعائیں کرتے مجوّزہ مسجد میں بروقت جا پہنچے، کافی افراد موجود تھے حاضرین میں علاقہ کے ایک نامی گرامی مولانا بمعہ اپنے معاون بھی موجود تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بڑے ہی عمدہ طریق سے جماعتی عقائد کا تعارف کرایا، وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر موصوف مولانا بھڑک اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ عقیدہ غلط ہے اور وہ حیات مسیح علیہ السلام قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں، ڈاکٹر صاحب نے انہیں یہ بات ثابت کرنے کی اجازت دے دی، قرآن مجید لینے کی خاطر وہ اپنے معاون کے ساتھ چلے گئے کافی دیر بعد قرآن مجید کے دو نسخے لے کر آگئے اور ورق گردانی کرنے لگ گئے۔ خاکسار اس سارے واقعہ کی ویڈیو فلم تیار کر رہا تھا۔ مولانا کی بے چینی دیدنی تھی، بہرحال خاکسار نے بھی زیر لب درود پڑھنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ حاضرین کو اس مولوی کے شر سے محفوظ رکھنا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آدھ گھنٹہ کی ورق گردانی کے باوجود اس مولوی کو وہ آیات ہی نہ مل سکیں جنہیں وہ حیاتِ مسیحؑ کے حوالہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا، اس کے چہرے سے حسرت اور بے بسی عیاں تھی چار و ناچار مایوس ہو کر وہ پیچھے دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر شمس صاحب نے بڑے دبنگ اور جلال سے تمام عقائد کو واضح کیا اور حاضرین کی پوری طرح تسلی کی، نماز مغرب کا وقت ہو گیا مقامی مربی صاحب نے نماز کی امامت کروائی اور نماز کے بعد محترمی شریف دروسکی صاحب نے اعلان کیا کہ جو دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ بیعت فارم لے لیں، حاضرین نے بیعت فارم لئے اور سوائے اُس مولوی اور اس کے معاون کے تقریباً موجود تمام افراد نے بیعت فارم پڑھے اور شرائطِ بیعت کا مطالعہ کر کے فارم پُر کر کے واپس کر دئے اور اعلان کیا کہ وہ آج سے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں، الحمدُللہ۔

illovica کے علاقہ کی مسجد میں منعقدہ اس تبلیغی نشست کی اطلاع اردگرد کے علاقہ میں بھی پھیل گئی، رات گئے اپنی اقامت گاہ پر واپس پہنچے تو دوسرے دن کیلئے Delcevo کے علاقہ کے امام کی طرف سے تبلیغی نشست کی دعوت پہلے ہی مل چکی تھی۔ چنانچہ دوسرے روز Delcevo گئے، یہاں پر اسلامک سنٹر مقدونیہ کی طرف سے انتہائی خوبصورت اور ماڈرن مسجد ساٹھ ہزار یورو کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہے، یہاں پر امامت کے فرائض البانین نژاد دوست سرانجام دیتے ہیں وہ بڑے تپاک سے ملے مغرب کی نماز کی امامت محترمی مربی صاحب نے کروائی اور بعد ازاں تعارفی نشست کا آغاز ہوا، مجلس میں شیعہ عقائد سے ملتے جلتے عقائد کے حامل علاقہ کے ایک بااثر مفتی (درویش) بھی خاموشی سے پہنچ گئے، وفات مسیح کے عقیدہ کے بارہ میں انھوں نے مربی صاحب سے براہ راست ٹکر لے لی اور حاضرین کو بتانے لگے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد درست نہیں ہیں، پہلے تو ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مسکرا مسکرا کر انھیں جواب دیتے رہے اور قائل کرتے رہے لیکن شائد وہ میں نہ مانوں کی روایت پر عمل کرنے کے عادی تھے، پھر ایک دم ڈاکٹر صاحب جوش میں آگئے انہوں نے اس عمدگی کے ساتھ وفات مسیح کے عقیدہ کو قرآنی آیات سے واضح کیا کہ تمام حاضرین عش عش کر اٹھے اور مسجد کے اصل البانین نژاد امام بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے جو وزنی دلائل دیئے ہیں ان سے ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور حیاتِ مسیح کا عقیدہ غلط ہے، تمام حاضرین نے بھی مسجد کے البانین نژاد امام کی حمایت کی اور شیعہ عقائد رکھنے والے اس مفتی کو بالکل خاموش کرا دیا گیا، بعد ازاں حاضرین اور امام مسجد نے ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ لیا کہ آئندہ جب بھی وہ مقدونیہ آئیں تو یہاں ضرور تشریف لائیں تا کہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے، مقامی امام نے شکوہ کیا کہ نوجوان نسل مسجد سے لاتعلق سی ہو گئی ہے، انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ سے درخواست کی کہ اگر مسجد کے ساتھ ملحقہ احاطہ میں ایک کمرہ میں انٹرنیٹ کیفے کی سہولت مل جائے تو ہو سکتا ہے کہ کئی نوجوان یہاں آنا شروع کر دیں اور اسی بہانے سے انکا تعلق دوبارہ مسجد سے قائم ہو جائے، ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے ان کی اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا گیا اور ان سے اجازت لے کر ہم اپنی اقامت گاہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔

24 جولائی کو ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے طبی امداد کا پہلا کیمپ لگایا گیا، یہ کیمپ Trabitovesteh کے علاقہ میں منعقد کیا گیا، مقامی جماعت کے صدر جناب Rejcho صاحب نے اپنے گھر کے لان اور کمروں میں جگہ عنایت کی، سارا دن انکی بلغارین اہلیہ نے سب کی خوب خاطر مدارت کی، مقدونیہ میں ہر شخص کی میڈیکل کتاب بمعہ ہسٹری کے بنی ہوتی ہے، مشکل صرف یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر کے پاس مریض دیکھنے کے لئے وقت نہیں ہوتا اور اس طرح اگر مریض دیکھ لئے جائیں تو انہیں سرکاری ڈاکٹروں کی طرف سے جو ادویات لکھ کر دی جاتی ہیں وہ سرکاری میڈیکل سٹورز پر ملتی نہیں جبکہ نجی میڈیکل سٹورز پر یہ ادویات قیمتاً مل جاتی ہیں، ملک کی غربت ہے حکومت کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ وہ مطلوبہ ادویات مہیا کر سکے اسی مشکل کے پیش نظر ہیومنٹی فرسٹ کی طرف سے ایسا بندوبست کیا گیا تھا کہ مریضوں کو ڈاکٹر دیکھتے تھے انکا خون، بلڈ پریشر اور پیشاب چیک کرتے تھے اور اس چیکنگ کے بعد جو ادویات تجویز کی جاتی تھیں، وہ ہیومنیٹی فرسٹ کی طرف سے بلا قیمت مہیا کی جاتی تھیں، ہماری اطلاع کے مطابق اس قسم کا امدادی پروگرام ان علاقوں میں پہلے کبھی نہ کیا گیا تھا، صبح دس بجے سے لے کر شام چھ بجے تک مسلسل مریض آتے رہے اور چیکنگ کے بعد ادویات حاصل کرتے رہے، یہ خدمت رنگ، نسل اور مذہب کی تفریق کے بغیر تمام کو مہیا کی جاتی رہی، ہدف کے مطابق ۱۰۰ مریضوں کو ادویات دینا مقصود تھیں لیکن اس سے بھی زیادہ مریض آئے اور فائدہ اٹھایا، شام سات بجے مقامی سکول میں جماعتی تعارف کے سلسلے میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا، مختلف طبقہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے، مقامی عیسائی نمائندگان نے جماعت کی انسانی بہبود کی کاوشوں کی بہت تعریف کی اور آئندہ بھی ایسے پروگراموں کو جاری رکھنے کی استدعا کی۔

سیمینار ختم ہونے کے بعد ایک انتہائی بزرگ انسان، جو کہ ایک کھونٹے کے سہارے چلتے تھے، نے مربی صاحب کو اپنے پاس بلوایا اور انتہائی اونچی آواز میں کہنے لگے کہ میں تو آج حیران رہ گیا ہوں، آپکی جماعت کے بارہ میں مخالفین نے یہاں اتنا گندہ پراپیگنڈا کر رکھا ہے کہ سب لوگ آپ سے نفرت کرتے ہیں لیکن آج کے امدادی پروگرام اور اس کے بعد آپ کی طرف سے جماعتی تعارف کے بعد ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں، اصل میں اسلام کا حقیقی چہرہ تو آپ دکھلا رہے ہیں اور انہوں نے یقین دلایا کہ آج کے بعد آپ بے دھڑک اس علاقے میں آئیں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں، وہ ہم سب کو مقامی مسجد میں بھی ساتھ لے گئے اور اس کی حالت زار دکھلائی جو کہ بہت خستہ حالت میں تھی اور دیواریں اور چھت بھی کئی جگہ سے گر چکی تھیں، مرمت پر پانچ ہزار یورو کا خرچہ ہے، جماعت اور ہیومنٹی فرسٹ کی طرف سے وعدہ کیا گیا کہ وہ اس معاملے پر غور کریں گے کہ اس مسجد کو دوبارہ کس طریق سے مرمت کروا کر قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔

(باقی انشاء اللہ آئندہ)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 7
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

خلاصہ تقاریر، برموقع ''جلسہ سالانہ'' جرمنی 2005ء

مشہور صحافی اور لکھاری مکرم ہدائت اللہ صاحب ہیش جو جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہیں،نے جلسہ سالانہ جرمنی 2005 کے موقع پر ''اسلام امن کا مذہب ہے'' کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی،قارئین کے لیئے اردو زبان میں اس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔(قسط نمبر ۲)

اسلام امن کا مذہب

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو امن کا راستہ دکھاتا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے اسلام کا ترجمہ بھی امن اور صلح ہے دوسرے مذاہب بھی یقیناً امن کا پیغام ہی دیتے ہیں لیکن اُن کی تعلیمات بھی مخصوص قوموں اور مخصوص وقت کیلئے تھیں لیکن آنحضور ﷺ نے جس تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا وہ تمام بنی نوع انسانوں کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہے یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو تمام انسانوں کے لیے امن کا پیغام ہے بعض لوگ امن کا مطلب یہ کرتے ہیں کہ جنگ کی حالت نہیں ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اگر جنگ نہ بھی ہو اور انسان مختلف قسم کی برائیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے پر ظلم کررہے ہوں تو بھی یہ امن کی حالت نہیں کہلا سکتی معاشرے میں اور گھروں میں امن قائم کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا عضو ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو سارا انسان ٹھیک ہوتا ہے اور وہ دل ہے یعنی دل کو نیکی اور امن کے خیالات کا منبع ہونا چاہیے جو لوگ پاک دل ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

''اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا''

اسلام کے پانچ ارکان ۔کلمہ۔نماز۔زکوٰۃ۔روزہ۔حج جب ایک مسلمان ان ارکان اسلام کی ادائیگی سچے دل سے کرتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کا ہو چکا ہوتا ہے اس میں تکبر غرور ریاکاری ختم ہو جاتی ہے وہ عاجز انکساری سے زندگی گزارتا ہے دوسرے انسانوں کی ہمدردی اور مدد کرنا اُس کا شیوہ بن جاتا ہے اور یہی طریقہ معاشرے میں امن پیدا کرنے کا ضامن ہے جب انسان قربانی دے کر دوسرے کی ضرورت پوری کرے اور مدد کرے تو لازمی معاشرہ پر امن ہو جائے گا یہ لوگ جو خدا کے ہو جاتے ہیں اور برائیوں سے اپنے تئیں بچاتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو جنت کی بشارت دیتا ہے یہ مقام انسان اپنی ذاتی کوششوں سے حاصل نہیں کرسکتا اس کے لیے بھی انسان اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتا ہے اور اُس کی مدد سے ہی کامیاب ہوتا ہے قرآن کریم میں اپنے نفس کو ہر قسم کی برائیوں سے پاک کرنے کا نام ہی جہاد اکبر ہے اگر دنیا کے رواج دنیا کے قوانین دنیا کے خیالات خدا تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں تو مومن انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پاکیزہ کردار کے ذریعے ان غلط گمراہ کُن حالات کو بدلنے کی کوشش کریں کیوں کہ دنیا میں بہت سے ایسے رسم و رواج یا قوانین بن چکے ہیں جس نے انسانیت کو اور اسلام کو بھی بہت نقصان پہنچایا ہے اور دنیا بے امنی کا شکار ہوگئی ہے اس بے امنی کو بے چینی کو نیک اصولوں نیک عادتوں سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے جو اسلام نے انسانیت کے فائدے کیلئے سکھائی ہیں مثلاً سچ بولنا ایمانداری مذہبی رواداری وغیرہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں جنگ و جدال سے امن قائم کیا جاسکتا ہے بموں اور اسلحہ کے استعمال سے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے یہ بالکل غلط نظریہ ہے آنحضور ﷺ نے دنیا کو اپنے اعلیٰ اخلاق سے فتح کیا تھا جنگ یعنی جہاد صغیر کی اجازت صرف اُس وقت ہو جب کوئی حکومت زبردستی آپ کو اپنا مذہب بدلنے پر مجبور کرے آپ پر ظلم ہو رہے ہوں تب حالات کے حساب سے جنگ کی اجازت ہوتی ہے ورنہ آج دنیا کے حالات بدل چکے ہیں آنحضور ﷺ نے اس زمانے کے متعلق پیشگوئی بھی فرمائی تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور بھی آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے آپ نے بھی تلوار کا جہاد ختم کر کے اپنے نیک نمونے اور اپنی نیک تعلیم کے ذریعے سے ہی دنیا کے دلوں کو فتح کرنا تھا اور آج یہ کام جماعت احمدیہ خلافت کے زیر سایہ کررہی ہے نبیوں کا مشن وقت چاہتا ہے یہ تبدیلیاں راتوں رات نہیں آجایا کرتیں اسلام میں زندگی کے ہر شعبہ میں امن قائم کرنے کے متعلق ہدایات موجود ہیں اللہ تعالیٰ انسانوں کو توفیق دے اور سمجھ عطا کرے کہ وہ اسلام کی تعلیم جو کہ دنیا میں حقیقی امن کی علمبردار ہے اُسے سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بہتر کردار سے دنیا کو اسلام کی طرف راغب کر (آمین) جو بھی صراط مستقیم کی طرف چلتا ہے خدا تعالیٰ اُس پر سلامتی نازل کرے (آمین)

قارئین کو ادارہ کی جانب سے بہت بہت

عید مبارک

سائنس کی دنیا

اگر شہد کی مکھیوں کے چھتے پر بھڑ حملہ کردے تو عام طور پر شہد کی مکھیوں کے لئے دفاع کرنا کافی مشکل ہو جاتا ہے۔مگر شہد کی مکھی کی ایک قسم نے جو ایشیاء میں پائی جاتی ہے اپنے دفاع کے لئے ایک خاص طریقہ اختیار کیا ہے،قدرت نے ان کو ایسی صلاحیت بخشی ہے کہ اگر بھڑ حملہ کردے تو یہ اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں اور اپنے پروں کے عضلات کو تیزی سے حرکت دیکر درجہ حرارت میں اضافہ کردیتی ہیں اگر درجہ حرارت ۴۵ سنٹی گریڈ سے بڑھ جائے تو بھڑ دم توڑ دیتی ہے اس طرح یہ شہد کی مکھی بہتر طور پر اپنا دفاع کرسکتی ہے، گرمی پیدا کرنے کی صلاحیت اس شہد کی مکھی کی دفاعی ضرورتوں کو ہی پورا نہیں کرتی بلکہ اس طرح وہ اپنے لاروا (larva) کو گرمی پہنچاتی ہے تاکہ ان کی نشونما تیز ہو جائے۔ لیکن یہ شہد کی مکھی اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ درجہ حرارت ۳۶ ڈگری سنٹی گریڈ سے بڑھنے نہ پائے، کیونکہ زیادہ گرمی لاروا (larv) کے لئے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔

جھالردار بندر

حضرتِ انسان کی ارتقائی منازل کی جستجو میں ڈاوون (1809 تا 1882) کے نظریہ خیالات (Evolution) کہ انسان کی ساخت بندر کی ترقی یافتہ صورت ہے کو بنیاد بناتے ہوئے آئے دن بندروں کی جسمانی نمو، روزمرہ کی عادات اور افزائش نسل کی تحقیقاتی ٹیمیں مرتب ہوتی رہتی ہیں۔ایسی ہی ایک تحقیق تنزانیہ (مشرقی افریقہ) سے ۳۷۰ کلومیٹر دور Rungwe پہاڑیوں پر Tim Davenport of Mbeya کی سرکردگی میں جاری تھی جو نیویارک میں قائم Wildlife Conservation Society کی طرف سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں (تنزانیہ) میں کام کررہے ہیں۔ ان کی انتہائی محنت و توجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بندر کی ایک نئی قسم (Species) دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اسی اثناء میں Trevor Jones نے تنزانیہ ہی کہ ایک دوسرے علاقہ Udzungwa Mountains National Park کے الگ تھلگ دور کے جنگل میں بندروں کی نئی دریافت Mangabey کا دعویٰ کیا ہے جو نہی Jones نے انہیں دیکھا تو کہا کہ وہ ان بھورے رنگ اور چہرہ کے گرد بالوں کی جھالر سے آشنا ہے۔

گزشتہ اکتوبر دارالسلام کے ایک ہوٹل میں جہاں Davenport اقامت پذیر تھا، Jones کے ساتھیوں سے ملاقات کے دوران میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ Jones بے اختیار پکار اٹھا کہ دونوں ٹیموں کی تحقیقات میں ایک جدید قسم کی دریافت میں مماثلت قدرت کا خاص عطیہ ہے چنانچہ Jones کی ٹیم نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ واپس لے لی اور دونوں ٹیموں کی مشترکہ مساعی کا ماحصل بصورت رپورٹ پیش کیا۔

خوردبینی جانداروں کا مطالعہ،شفاء کا پیغام

سائنسدانوں نے ایک چیونٹی کی مانند رینگنے والے کیڑے پر موجود ایسے جرثوموں کے ڈی۔این۔اے کا مطالعہ کیا ہے جن کی وجہ سے پیدا کردہ تین ہولناک بیماریاں،

Sleeping sickness(A

African diseease (B)

Leishmaniasis (C)

ہر سال دنیا میں ایک ملین (10 لاکھ) سے زائد افراد کو ہمیشہ کی نیند سُلا دیتی ہیں، ان جرثوموں کا تعلق پروٹوزوفائلم کے گروپ Trypanosomatids سے ہے جو اپنا دورِ حیات (life cycle) بالترتیب دو میزبانوں (Hosts) ''خون پرودہ'' حشرات' اور ''انسان'' پر مکمل کرتے ہیں،

اب ان کے DNA کے تجزیہ سے علاج کے لیے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

اوّل الذکر بیماری میں جرثومہ Brucei انسانی اعضاء پر اثر انداز ہو کر نیند میں ہی بے حس و حرکت موت کی وادی میں دھکیل دیتے ہیں، ثانی الذکر میں جرثومہ cruzi، دل، معدہ اور دماغ پر بیک وقت حملہ آور ہو کر انہیں تباہ کردیتے ہیں جبکہ تیسری بیماری میں جرثومہ Leishmania جگر کی تباہی کا موجب بنتے ہیں۔

willarock کے محقق مجیب السید کا کہنا ہے زیادہ تر ترقی پزیر ممالک میں لوگ ان مہلک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں اس بیماری کے لیے ٹیکہ Vaccine بھی ایجاد نہیں ہوئی اور نہ ہی دستیاب ادویہ پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے انگلینڈ اور سٹاک ہام کے اداروں کے ساتھ اشتراک سے فی الواقع حیرت انگیز پیش رفت ہوئی ہے مثلاً Wellcome Trast جو کہ M-BERRIMAN سے متعلق ہیں نے یہ دریافت کیا ہے ان تینوں جرثوموں کے مشترک 6200 جینز باہم مشترک ہیں اور ان جینز کے مطالعہ سے ایسی ادویات بنائی جاسکتی ہیں جو ان جرثوموں کی پیدا کردہ پروٹینز کے بد اثرات سے انسان کو محفوظ رکھیں،دوسری طرف یہ ادویات انسانی پروٹینز پر یا تو تھوڑی حد تک اثر پذیر ہوں یا بد اثرات نہ مرتب کریں، ان مذکورہ بالا ہلاکت انگیز بیماریاں پیدا کرنے والے جرثوموں کے تحقیقی ٹیموں نے 800 جینز سے زیادہ کی شناخت کرلی ہے جو دستیاب ادویاء کو غیر موثر بنا دیتے ہیں،اس نہج پر کامیابی کے وسیع امکانات ہیں۔

(مندرجہ ذیل خبروں کو انٹر نیٹ کے صفحہ ''سائنس نیوز'' جولائی ۲۰۰۵ سے اخذ کیا گیا ھے)

(ترجمہ وتدوین مرزا عبدالحق صاحب آف مائنز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆